# گلدستۂ اشعار در مدحِ ولیٔ عالمین امام عصر علیہ السلام

سید مصطفی حسین نقوی اسیفؔ جائسی

وہ تو آتے ہی ہیں کیوں کہتے ہو آنا چاہئے
اپنی آنکھوں سے تمہیں پردہ اٹھانا چاہئے

ان کے لائق پہلے اپنے کو بنانا چاہئے
ورنہ یہ بیکار ہے کہنا کہ آنا چاہئے

نرجس خاتون کی قسمت کے تارے کے لئے
مرضیٔ رب ہے ہمیشہ جگمگانا چاہئے

شعلہ افشانیٔ غم ان کو دکھانی ہے اگر
شمع دل مدھم ہے اس کی لو بڑھانا چاہئے

خواب ہی میں وہ کہیں ملتے تو ان سے پوچھتے
اب ہمیں کب تک غم فرقت اٹھانا چاہئے

آؤ نالوں سے کریں ہنگامۂ محشر بپا
ان کے آنے کے لئے کوئی بہانا چاہئے

تا نظر آئے انھیں ہر سمت اپنا ہی جمال
بام و در پر آئینے دل کے لگانا چاہئے

روتے روتے جستجوئے گوہر مقصود میں
آرزوئے دید کو ساحل بنانا چاہئے

تا وہ سیدھے آئیں اپنی محفل عشاق میں
آج خضرا تک چراغ دل جلانا چاہئے

جائے خط بھیجوں لفافے میں دلِ مشتاق کو
اس بہانے ہی سے ان کو دیکھ آنا چاہئے

اے فرشتو! نامۂ اعمال کیا دیتے ہو تم
میرے ہاتھوں میں تو دامن ان کا آنا چاہئے

آرہی ہے بھینی بھینی ان کی زلفوں کی شمیم
بارش انوار میں چل کر نہانا چاہئے

کہتی ہے تاریخ مدحت، مدحِ مولاً کے لئے
لاکھوں صدیوں کے برابر اک زمانا چاہئے

زُہرہ کو چھونا ہے کیا سورج کا بوسہ لیں گے ہم
آفتاب غیب بس کعبے میں آنا چاہئے

اے تخیل بدر نرجس کے سراپا کے لئے
پردۂ افکار پر سورج بنانا چاہئے

جھوٹ کی کم عمر ہوتی ہے مثل مشہور ہے
فہم غیبت کو نگاہ عارفانا چاہئے

ان کے جلوے ہی کچھ ایسے ہیں کہ آنکھیں ماند ہیں
چشم دل کو کم سے کم سورج بنانا چاہئے

کہہ دو عیسیٰؑ سے کہ ان کی پیروی آساں نہیں
سر کے بل چل کر انھیں کعبے تک آنا چاہئے

مقصد عمر جناب نوح بھی ہے منتظر
یہ خبر طوفانِ رحمت کو سنانا چاہئے

آخری تصویر عصمت ہے یدِ قدرت کی تو
ہاں مشیئت کو کلیجے سے لگانا چاہئے

سہمی سہمی مادرِ گیتی ہے اے حیدر کے لال
اس کو تخریب تصادم سے بچانا چاہئے

خط میں بھیجا ہے قصیدہ اس یقیں پر اے اسیفؔ
آج ابنؓ روح کو پڑھ کر سنانا چاہئے